پارہ 11 یعتذرون کے نمایاں مباحث

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ...

- اہل نفاق کی منافقت: کو پوری طرح واضح (expose) کیا گیا ہے، غزوہ تبوک سے واپسی پر منافقین کے جھوٹے عذرات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو پیشگی بتادیا گیا کہ یہ اپنے جھوٹ کو لیکر آپ ﷺ کے پاس آیئں گے اور حیلہ بہانے تراش کر جھوٹے عذرات پیش کریں گے، آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ اگر آپؐ ان سے راضی بھی ہو جائیں تو اللہ ان سے راضی نہ ہو گا جب تک یہ توبہ نہ کرلیں اور اپنے احوال کی اصلاح نہ کرلیں
- نفاق اور کفر کو اکٹھا بریکٹ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ اللہ کے غضب کا سبب ہیں۔
- منافقین کے مقابلے میں مخلصین راست باز مومنین کی صفات کا تذکرہ۔ ان سے کوئی گناہ اور غلطی ہو جائے تو یہ جھوٹ بول کر غلطی کو چھپاتے نہیں ہیں
- سابقون الاولون کا ذکر: جو اسلام کا اصل سرمایہ اور امت کے گلِ سرسبد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے دعوت حق کو قبول کرنے میں سبقت کی اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے انتہائی اخلاص کے ساتھ اپنی جان ومال پہ رضا ور غبت پیش کردی۔ قربانیاں دیں، وطن چھوڑا اور جانوں تک کا نذرانہ پیش کیا۔ یہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ ان سے
- مومنین صادقین اور اللہ کے درمیان معاہدہ: اللہ نے مومنین کی جانیں ان سے جنت کے بدلے خریدلی ہیں (إِنَّ اللهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
- مخلص مومنین سے کمزوری کا صدور: حضرت ابولبابہ انصاریؓ اور ان کے چند ساتھی کمزوری کی بناپر جنگ پہ نہ جاسکے۔ احساسِ گناہ و ندامت سے اپنے آپ کو مدینہ میں مسجد کے ستون سے باندھ لیا- اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، غلطی کا صدور ہر ایک سے ممکن لے مومن اپنے گناہوں پر دلیر نہی ہوتا۔ ندامت اور توبہ کرتا ہے۔
- تین اصحاب رسولؐ: کعب بن مالک۔ ہلال بن امیہ۔ اور مرارہ بن ربیع۔ تینوں نہایت مخلص مسلمان لیکن جنگ تبوک پہ نہ جاسکے۔ یہ ایک ایسی کوتاہی تھی۔ جو قابل در گزر نہ تھی چنانچہ ان کی تمام خدمات کے باوجود سخت گرفت ہوئی، مسلمانوں کو حکم دیا گیا کوئی ان سے سلام کلام نہ کرے۔ چالیس دن کے بعد ان کی بیویوں کو بھی ان سے الگ رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ پچاس دن تک ان کا یہ مقاطعہ جاری رہا لیکن انہوں نے اپنے مخلص ہونے کا ثبوت دی اور بالآخر ان کی توبہ قبول ہوئی
- عبرت انگیز اور سبق آموز: کسی بھی معاشرہ کی اصل قوت اس کا نظم وڈسپلن ہوتا ہے، قیادت کے ساتھ بے پناہ لگاؤ اور اطاعت کا جذبہ معاشرہ میں روح کی طرح کارفرما رہ کر زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔ اِسلامی معاشرہ ان تمام حقائق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔ یہ واقعہ اجتماعی نظم وضبط کی ایک شاندار مثال ہے، اس واقع سے آپ ﷺ کی زیر تربیت افراد کے اندازِ فکر اور جماعتی زندگی کے نظم وضبط کی جو تصویر سامنے آتی ہے وہ حیران کن ہے اور ایمان افروز بھی
- سچے اور مخلص لوگوں کا ساتھ دینے کا حکم: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور سچے لوگوں کا ساتھ دینے کی تاکید (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)

سُوْرَۃُ یُوْنُس: مکی سورت 11-13 نبوی میں، سورۃ ہود کے ساتھ نازل ہوئی دونوں کے مضامین میں مماثلت پائی جاتی ہے، اس کا نام حسب دستور محض علامت کے طور پر

- سورت کے مضامین: توحید، رسالت اور آخرت۔ ایسا لگتا ہے کہ بس عذاب آیا ہی چاہتا ہے۔ منکرین توحید۔ رسالت اور آخرت کے خلاف اتمام حجت ہے، اس پیغام کا انکار کرنے والوں کو خطاب کہ تلقینِ حق اور فریضۂ رسالت کی ادائیگی اگر تمہارے لیئے ناقابل برداشت ہے تو اس سلسلے میں پہلے انبیاء کے مخالفین کے انجام پہ غور کرو اس سلسلے میں دعوت، فہمائش اور تنبیہہ تینوں بیک وقت استعال کی گئیں
- اس سورت میں: (۱) ان غلط فہمیوں کا ازالہ اور ان غفلتوں پر تنبیہ جو لوگوں کو توحید اور آخرت کا عقیدہ تسلیم کرنے میں مانع ہو رہی تھیں۔ (۲) رسالت کے تصور کو واضح کرنے کے لیے بشریت اور رسالت کے بارے میں مشرکین کے غلط تصورات کی اصلاح۔ (۳) آخرت کے حوالے سے ان کے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب اور دوسری زندگی سے متعلق ان شبہات کا ازالہ (۴) قرآن کریم پر اعتراضات کا جواب اور قرآن کریم جیسی ایک سورۃ ہی لے آنے کا چیلنج۔ (۵) دنیا کی حقیقت کی وضاحت
- مظاہرِ قدرت پر غور کرکے ایمان تک پہنچنا: آفاق سے سے شہادت کہ زمین و آسمان کس نے بنائے، سورج، چاند کی تخلیق کسی نے کی، دن رات کا نظام اور کائنات کے معاملے کی تدبیر کون کررہا ہے؟ یہ کائنات کسی کھلنڈرے کا کھیل تماشہ نہیں ہے، ذرا غور کرو۔
- قرآن کو بدلنے کا مطالبہ: مشرکین کا مطالبہ کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا کلام پیش کرو یا اس میں کچھ ردوبدل کردو یا اس کی تعلیمات پہ کوئی سمجھوتہ (compromise) کرو تاکہ قابل قبول ہو جائے۔ (حیران کن حد تک اکیسویں صدی کی جدید جاہلیت کے بھی اسی طرح کے مطالبات ہیں کہ قرآن میں کچھ ردوبدل کریں)، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ان سے کہو یہ میرا کلام نہیں کہ میں بدل ڈالوں۔ یہ اللہ کا کلام ہے جس کے بدلنے کا تم مطالبہ کررہے ہو، ایک ایک غیر متبدل کلام ہے

- **قران کی حقانیت کا چیلنج:** قرآن کے مثل کوئی ایک سورت ہی بنالاؤ۔ڈیڑھ ہزار سال سے یہ چیلنج۔ قرآن رب کی طرف سے نصیحت ہے، دلوں کی بیماری کی شفاء ہے، ایمان والوں کی لیئے ہدایت اور رحمت ہے اور یہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے نازل ہوا ہے-حسی معجزوں کے مطالبے پر قرآن کریم پر غور کی دعوت دی گئی ہے
- **قرآن کو سمجھنے، اس پر عمل پیرا ہونے**۔اس کے احکامات کے نفاذ اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہچانے والی خدمت اس تمام مال ومتاع سے کہیں بہتر ہے جو لوگ دنیامیں اکٹھی کرتے ہیں۔(.....فَلۡيَفۡرَحُوا هُوَخَيۡرٌمِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ)، اور حدیث مبارکہ بھی ۔ خَيۡرُكُم من تعلَّمَ القرآنَ وعلَّمَهُ (صحيح البخاري)
- **قرآن رب کریم کی طرف سے حق:** اب لوگ چاہیں تو اس کو قبول کرلیں اور چاہیں تو مسترد کردیں(قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِن رَّبِّكُمۡ‌ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَن ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ۚ)اگر مسترد کریں تو اس کی ذمہ داری خود ان کے اوپر ہے
- **اللہ سرکش لوگوں کو اس دنیامیں جوڈھیل دیتا ہے** اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رحمت کرنے میں تو جلدی کرتا ہے لیکن پکڑنے میں اور عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا
- **حق کا اعتراف کرنے پہ مجبور کرنے والے سوالات**، 1 : آسمان وزمین سے رزق کون دیتا ہے 2۔ بصارت وسماعت کا اختیار کس کو ہے 3۔ مردہ کو زندگی اور زندہ کو موت کون دیتاہے۔4۔ اتنی بڑی کائنات کی تدبیر کون کررہاہے 5۔ کس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اور کون خلق کا اعادہ کررہاہے 6۔ سیدھے راستہ کی ہدایت کے لئے کس نے ہدایت نامے بھیجے۔ کس نے کتابیں اُتاریں۔ ذرا غور کرو۔ اس کے ساتھ شرکت کا سوچا بھی کیسے سکتا ہے؟
- **توحید فطرتِ انسانی ہے:** آیت 21-23 میں ذکر کہ توحید انسانی فطرت وجبلّت میں پیوست (embedded) ہے-ہر مشکل وقت میں یہ منکرین دین کو اللہ کے لیے خالص کردیتے ہیں مگر مصیبت کے رفع ہونے پر پھر جاتے ہیں
- **رب سے ملاقات:** کا اس سورت میں ۴ مرتبہ ذکر-جو لوگ اس ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ قرآنی دلائل سے غافل ہیں، طغیانی، سرکشی اور ضد میں ہیں، قرآن کی تعلیمات کو سن اسے بدلنے کا مطالبہ کرتے ہیں، قیامت کے روز یہ حقیقی خسارے میں ہوں گے
- **ظن وتخمین بمقابلہ ایمان ویقین:** توحید کے دلائل اچھوتے انداز میں، منکرین سے سوال کی جن کی تم پوجا کرتے ہو انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ آسمان وزمین سے رزق، بینائی کی قوتیں، بے جان میں سے جاندار کو نکالنا، تخلیق کی ابتدا، اور اسکا اعادہ، اور حق کی طرف رہنمائی یہ سب کام کون کرتا ہے اللہ تعالی یا تمہارے معبود؟-یقین اور سچ کے مقابلے میں ظن اور گمان تو قطعی مفید نہیں
- **دنیاکی زندگی کی مثال** کھیتی کی سی-بارش، اس سے لہلہاتی کھیتی، پھر اچانک عذاب الٰہی کا ایک جھونکا ہر چیز کو آناًفاناً بے نشان کردیتا ہے، سلامتی اور سلامتی کا گھر اللہ کے پاس
- **قریش کے مشرکانہ عقائد**۔خودساختہ حلال وحرام پر مجادلہ، یہ اللہ پر جھوٹ اور افتراء باندھتے ہیں
- **تاریخ سے استشہاد:** قریش کے لیڈروں کو حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت موسیٰؑ تک کے انبیاء اور ان کی قوموں کی سرگزشت کا اجمالی حوالہ-ان کے انجام سے خبرداری
- **نوح علیہ السلام کی دعوت وپکار اور تبلیغ** ان کی قوم کو بہت ناگوار تھی۔ انہوں نے استکبار کیا تو اللہ نے انہیں غرق کردیا اور ایمان والوں کو بچالیا اور زمیں کا وارث بنادیا۔
- **موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی دعوت:** فرعون نے جھٹلایا اور استکبار کیا۔ حق کو جادو کہا اور جادوگروں سے مقابلہ کروایا مگر اللہ نے حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کردیا۔ اس تکذیب کے جرم میں اللہ نے فرعون اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور سمندر میں غرق کردیا۔ ایمان والوں کو بچالیا اور زمین کا وارث بنادیا
- **موسیٰ علیہ السلام کی بدعا فرعون کے لیے:** کہ فرعون کے پاس مال واسباب ہیں مگر ایمان سے محروم اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ اللہ اسے تباہ کردے، فرعون کا آخری وقت کا ایمان قبول نہ کیا گیا-اس کی لاش کو لوگوں کے لئے عبرت گاہ بنادیا۔
- **مشرکین مکہ کو انتباہ**۔ فرعون ایک ظالم ڈکٹیٹر، کبریائی کا دعویدار، اختیارات کے استعمال میں اسراف وتجاوز کرنے والا۔ اپنے آباؤاجداد کے رسم ورواج کا سختی سے پابند۔ اللہ نے اُسے اسی جرم میں ہلاک کیا جو تم کررہے ہو
- **عذاب کی دھمکی کے ظہور کا وقت** پوچھتے ہیں آپ ﷺ سے، فرمایا گیا کہ ان سے کہہ دو کہ میرے پاس نہ غیب کا علم ہے اور نہ میں کسی نفع وضرر پر اختیار رکھتا ہوں۔ بس یہ حقیقت جانتا ہے کہ ہر امت کے لیے ایک پیمانہ مقرر ہے، جب وہ پیمانہ بھر جائے گا تو پھر اس کو ایک منٹ کی بھی مہلت نہیں ملے گی
- **اہلِ ایمان کو ہدایات:** صرف اللہ کی عبادت کریں خالص ہو کر، جو نفع ونقصان بھی دیتا ہے اور موت وحیات بھی۔ اللہ کی نازل کردہ وحی کی پیروی کریں۔ اللہ کے فیصلے تک صبر واستقامت کا مظاہرہ کریں۔